مطبوعات

کراچی سے گنبدِ خضرا تک سفرنامۂ حج، از ڈاکٹر ایچ بی خاں، ایم اے پی ایچ ڈی۔
ناشر: الحمد اکادمی ۵/۱۴ سی ایریا، لیاقت آباد، کراچی نمبر ۱۹

پچھلے چند سال میں نہایت کثرت سے ایسے لوگ سرزمینِ حجاز میں بسلسلہ حج و عمرہ پہنچے۔ جو ایمانی، فکری، جذباتی اور تخیلی عناصر کو ملا کر سفرنامے مرتب کر سکتے تھے۔ پھر خصوصاً ماضیٔ قریب میں سرکاری انتظام سے اپنے ادیب اور شاعر حج کے لیے گئے کہ ایک طرف حمد و نعت کے مضامینِ نو کے انبار لگ گئے اور دوسری طرف سفرنامہ نگاری بہت ہوئی جو عام تفریحی سفرنامہ نگاری سے بہت مختلف طرز رکھتی ہے، اور تیسری طرف حجازیات و حرمین اور شعائر و مناسکِ حج اور زیارات و تاریخ کے مختلف مضمون اردو ادب میں یکدم بکثرت داخل ہو گئے۔ پچھلے سفرنامہ ہائے حجاز کا بہت اچھا اور جامع جائزہ نقوش کے تازہ خاص نمبر میں شائع ہوا ہے۔ عجیب صورتِ حالات ہے کہ جغرافی طور پہ سفر کا تقریباً ایک ہی جگہ ہے، منزلِ حقیقی اور مراحلِ شوق بھی ایک ہی ہیں۔ مگر ہر لکھنے والے کے اپنے جذبات و تخیلات ایک ہی قسم کے واقعات کو نئے سے نئے رنگ دیتے چلے جاتے ہیں۔ وہی بات کہ "عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَ حُسْنُكَ وَاحِدٌ" ایک ہی وادیٔ شوق کی گردش کی کہانی ہر شخص نئے طرز سے بیان کرتا ہے۔ میرا یہ تاثر خاص طور سے ڈاکٹر ایچ بی خاں کی کتاب پڑھ کر ابھرا۔

وہ خود کہتے ہیں کہ "یہ محض ایک سفرنامہ نہیں، بلکہ یہ مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ اور حکومت سعودی عرب پر ایک تاریخی دستاویز ہے۔" گویا ڈاکٹر صاحب نے اپنی راہ بظاہر بہت الگ کر لی ہے۔ مگر طرح طرح کی مختلف پہلوداریوں کے ساتھ اوروں نے بھی لکھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے سفرِ شوق کی کہانی میں عقیدت مندانہ والہیت کی وجد آفرینیاں بھی جا بجا بکھری ہوئی ہیں،

اور ادبیت کی فوق العام پھلجھڑیاں بھی نہیں ملتیں جن کا محتاج سفرنامۂ حج نہیں ہے۔ بس ان کا کرشمہ یہ ہے کہ جغرافی سفر کرتے کرتے وہ تاریخ کا دریچہ کھول کر قاری کو ہمراہ لیے لمبے سفر پر نکل جاتے ہیں، پھر واپس آ کر کچھ چلتے ہیں اور پھر تاریخ و سیرت کے دائروں میں پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں یہ نہیں، وہاں اُن کے پاس ایک اور "ساتواں در" ہے جسے جب چاہیں کھول لیتے ہیں۔ یہ ہے مسائل و مناسکِ حج اور آدابِ حرمین کی علمی دُنیا کی طرف کھلنے والا دروازہ۔ تاریخِ حرم بیان کرتے ہوئے توہینِ حرم کے وہ سب واقعات بیان کر دیئے ہیں جو اسلام سے پہلے (اصحابِ فیل کے ہاتھوں) اور اسلام کے بعد پیش آئے۔ سنہ ۱۹۷۰ء تا سنہ ۱۹۷۹ء کے حجاج کی تعداد پیش کی ہے۔ دو نقشے دیئے ہیں۔ تمام یادگاری مساجد اور دوسرے بابرکت مقامات کی تفصیل بیان کی ہے۔ کچھ مشکلات اور اذیتوں کو بھی بیان کیا ہے۔ مملکتِ سعودیہ پر تفصیلی باب ہے جس میں خاص اہمیت شاہ فیصل کی خدمات کو حاصل ہے۔
یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک اچھا اضافہ ہے۔

اُصولِ فقہ پر ایک نظر | از محمد عاصم الحداد مرحوم۔ ملنے کا پتہ: اسلامک پبلشنگ ہاؤس۔ ۲۔ شیش محل روڈ، لاہور۔ صفحات: ۱۷۶ قیمت بلا جلد -/۲۴ روپے۔

مؤلف کے قلم سے "سنّتِ رسولؐ کیا ہے اور کیا نہیں ہے" کے بعد یہ کتاب "سلسلۂ احیاء السنۃ النبوۃ" کی دوسری کتاب ہے۔ پہلی کتاب پر انہی صفحات میں چند سطور لکھی جا چکی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں اصولِ فقہ، اُن کی تعریف اور تاریخِ تدوین اور متعلقہ اہم کتب کا بیان ہے اور ساتھ ہی معرکہ آرا مسائل پر تفصیلی بحث کو سمیٹا گیا ہے۔ احکام اور اُن کی قسمیں، ماخذِ شریعت (قرآن، سنّت، اجماع، قیاس، استحسان، مصالح مرسلہ، استصحاب، سدِّ ذرائع، عرف اور اجتہاد) پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اصولِ فقہ کی مشکل اصطلاحات کو آسان پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ اصولیوں کے مقرر کردہ معیارِ فقہ پر حنفیہ، مالکیہ کے بعض فقہی

اصول و احکام پر سخت تنقید کی گئی ہے جو بعض صحیح احادیث سے تجاوز کر جاتے ہیں۔

اپنے موضوع پر یہ ایک مختصر اور جامع کتاب ہے اور بصیرت افروز۔

ذکرِ جمیل | از جناب ماہر القادری مرحوم ۔ مرتب: جناب طالب الہاشمی ۔ ناشر: طالب الہاشمی، سیکرٹری بزم فاران ۔ ۱۱۸۔ ڈی، اعوان ٹاؤن، ملتان روڈ، لاہور۔ سفید کاغذ پر ۱۹۲ صفحات، مجلد مع گرد پوش، قیمت: ۶۰/- روپے ۔ (غیر ذی استعداد شائقین کے لیے خاص گنجائش) ملنے کے تین پتوں میں سے ایک: البدر پبلیکیشنز، ۲۳۔ راحت مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔

اللہ تعالیٰ یقیناً طالب ہاشمی کو دوہری جزائے خیر دے گا کہ ایک طرف وہ خود تاریخ و سیر کے دینی میدان میں اعلیٰ درجے کے مصنّف ہیں اور بڑا کام کر چکے ہیں اور مزید کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف ساتھ ہی ساتھ خصوصی محبت کے زیرِ اثر مولانا ماہر القادری کی نظم و نثر کی کتابوں کی تجدید کر کے یا مضامینِ متفرقہ کو ترتیب دے کر پیرایہ اشاعت میں لا رہے ہیں۔ ان کے سامنے اس میدان میں بھی بڑا منصوبہ ہے۔

ماہر صاحب کی شاعری پر تو خصوصی محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ کتابیں بھی چھپیں اور مقالات بھی لکھے جائیں اور محفلیں بھی آراستہ کی جائیں تاکہ یہ حقیقت واضح ہو کہ اقبال کی فکر کو شعریت میں نئے انداز سے سمو کر لانے والے دو تین بڑے شاعروں میں سے ایک ماہر صاحب تھے۔ اس کام کے نہ ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ کج نظر اہلِ زمانہ کسی ایسے شاعر کو اقبال کی گود میں جا بٹھاتے ہیں، جس کا نقطۂ نظر اقبال سے از اوّل تا آخر متصادم ہے۔ ایسے متخالف الفکر لوگوں کی یہ تصویر پیش کرنا کہ وہ اقبال کے پیغام اور فن کو آگے بڑھانے والے "اقبالِ ثانی" ہیں، بڑی فریب دہی اور ظلم ہے۔

اس کے تدارک کی راہ یہی ہے کہ حفیظ اور ماہر القادری اور احسان کے شعری کارناموں کو ابھار کر سامنے لایا جائے۔ اور ان شعراء کو زندگی میں پیچھے دھکیلنے کی، اور اب شعر کی تاریخی

اسکرین سے ان کی تصاویر کو غائب کرنے کی جو کوششیں ہمارے سامنے ہیں، ان کا مقابلہ کیا جائے۔

پس لادینیت پسند اور سیکولرحسیت زدہ شاعری کے بڑھتے ہوئے طوفان کی موجوں سے پہلی ٹکر لینے کے لیے طالب الہاشمی نے "ذکر جمیل" کا تازہ ایڈیشن پیش کر کے تاریخِ شاعری کے قافلے کو رہزنوں کے سحر سے بچا لیا ہے۔

جناب حفیظ الرحمٰن احسن کی تقدیم بھی قابلِ تحسین ہے۔

اظہارِ حقیقت | از جناب رئیس الدین طہور جعفری۔ ناشر: نیرنگِ خیال پبلیکیشنز، لیاقت روڈ راولپنڈی۔ سفید کاغذ پر ۱۹۲ صفحات، مجلد مع گردپوش، قیمت: ۵۰/- روپے۔

اسی مصنف کی کہانیوں کا ایک مجموعہ پہلے بھی ان اوراق میں متعارف کرایا جا چکا ہے۔ اب دوسرا مجموعہ اظہارِ حقیقت سامنے ہے۔ جعفری صاحب کی رفتار خاصی تیز ہے۔

داستان کے دور میں کہانی اس لیے پُراسرار ہوتی تھی کہ اس میں جن پریوں کا بیان بھی ہوتا تھا، جادو کے کرشمے بھی سامنے آتے اور کچھ انسانی زندگی کی حقیقتیں بھی مصنوعی کرداروں کے بہروپ اور ماجراتی تسلسلِ واقعات کی آڑ لے کر اپنا اظہار کر لیتیں۔ ہمارے دور میں وہ اس لیے پُراسرار بلکہ ناقابلِ فہم بن گئی ہیں کہ وہ اشاریت و علامتیت کی راہ سے ابہام تک جا پہنچی ہے، بلکہ کبھی کبھی تو یوں لگتا ہے کہ ادب میں قلندروں کی شطحیات گھس آئی ہیں۔ جدید کہانی کے حیرت کدے سے تو خاص خاص ادبی دماغ لطف اندوز ہوتے ہیں ___ اوسط درجے کا ایک تعلیم یافتہ نوجوان مصروفیات کی زنجیروں میں گرفتار، معاش کی تنگی سے دوچار، اپنے خوابوں کی کچلی ہوئی دنیا کے سامنے چند منٹ میں کوئی ایسی قابلِ فہم واقعاتی کہانی پڑھنا چاہتا ہے، جس کے کردار اُس کے اپنے اِردگرد پائے جاتے ہوں۔ سنجیدہ اور کاوش طلب مطالعہ و تحریر سے تھک کر کچھ لمحے خود مجھ پر بھی ایسے آتے ہیں کہ میں اس طرح کا سادہ فکشن پڑھنا چاہتا ہوں، چاہے وہ سفرنامے میں ملے یا شکار اور جاسوسی کی کسی کہانی کی شکل میں۔

ظہور جعفری صاحب نے بڑی باغیانہ جرأت کی ہے کہ جدید افسانہ نگاری کی اونچی اونچی مسندوں کے شوق سے خالی الذہن ہو کر ایسی مختصر اور قابلِ فہم واقعاتی کہانیاں لکھنا شروع کی ہیں کہ جن کے کردار ماحول میں پائے جاتے ہوں۔

تفصیل سے ہر کہانی پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ مختصر یہ کہ اظہارِ حقیقت میں واقعاتی حقیقت کا اظہار ہے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی مؤلف: قاضی سراج الدین احمد (مرحوم)، بار ایٹ لا۔ تعلیقات و حواشی از جناب طالب الہاشمی۔ ناشر: حسنات اکیڈمی پرائیویٹ لمیٹڈ، ۱۹ رسی منصورہ، ملتان روڈ لاہور۔ صفحات: ۲۹۲۔ آرٹ کارڈ کا مضبوط و رنگین ٹائٹل۔ قیمت: ۴۰/- روپے۔

ہماری تاریخ جن شخصیتوں کے کارناموں سے جگمگا رہی ہے، ان میں سلطان صلاح الدین ایوبی کو خاص مقام حاصل ہے۔ سلطان صلاح الدین ۵۳۲ھ میں قلعہ تکریت میں پیدا ہوا۔ دمشق میں شحنہ (کوتوال) مقرر ہوا، مصر میں وزیر بنایا گیا۔ ۵۶۷ھ میں مصری خلیفہ عاضد کے انتقال کے بعد مرحوم کی وصیت کے مطابق صلاح الدین کے حکومتِ مصر کا چارج لیا مگر حیثیت نورالدین زنگی کے گورنر کی اختیار کی۔ پھر کئی منازل و مراحل سے گزر کر وہ صلیبی معرکہ ہائے جہاد میں دادِ شجاعت دیتا اور مظاہرۂ ایمان و اخلاق کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اس کتاب میں آپ ذرا مختلف معرکوں کی تفصیلات پڑھیں۔ دونوں طرف سے لشکروں اور سامانوں کا مقابلہ کریں اور پھر دیکھیں کہ کیسے زور سے مسلمانوں نے عیسائیوں کو شکستیں دیں اور کس جذبے سے یروشلم پر قبضہ حاصل کیا۔ پھر دونوں طرف کے فاتحین کا مفتوحین سے سلوک دیکھیں۔ تب اندازہ ہوگا کہ اسلام اپنے پیروں کو اعلیٰ انسانی احساسات و اقدار کے لحاظ سے کتنا اونچا لے جانا چاہتا ہے۔

قاری کو یہ بھی سوچنا ہے کہ آج مسلمانوں کے خلاف صلیبیوں نے ایک نئے طرز کی صلیبی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ جدید تہذیب الحاد نے علوم و افکار، زبان، تصاویر، پروپیگنڈے، سفارتی ساز باز، ثقافتی نفوذ، معاشرتی نظام کی ابتری اور قرضوں اور اسلحہ کی غلامی میں مبتلا کر کے ایسی فضا پیدا کر دی ہے کہ عیسائی مشنوں، ان کے خدمتی اداروں اور ان کے سیاسی سازش کاروں نے انڈونیشیا، مصر، سوڈان، الجزائر، نائجیریا وغیرہ میں مسلم اکثریتی حکومتوں اور معاشروں کو بے بس کر دیا ہے۔

اور کسی کی مجال نہیں کہ اسلام کا پرچم بلند کر سکے۔ اب یہی کام تیز رفتاری سے پاکستان میں ہو رہا ہے۔ ہے کوئی اس دور کا صلاح الدین ایوبی جو ہم مسلمانوں کو نئے صلیبی معرکے کا شکار ہونے سے بچائے؟۔ افسوس ہے کہ کتابت کتاب کے شایانِ شان نہیں

متاعِ کارواں | مدیر اعلیٰ قاضی قادر بخش قریشی ایم۔ اے۔ پیشکش: گورنمنٹ نارمل اسکول خان پور۔

یہ اسکول کا میگزین ہے۔ مگر نہ صرف طباعتی خوبیوں کا آئینہ دار ہے بلکہ بہت سے معروف دانش وروں اور نوجوان اساتذہ وطلبہ کی کاوشوں کا ایک دلآویز مجموعہ ہے۔ اس میں غالب حصہ تعلیم سے متعلق مضامین کا ہے۔ مگر ادبی نگارشات مثلاً افسانہ، طنز ومزاح اور شاعری کے لحاظ سے بھی مالا مال ہے۔ خصوصاً میں نوجوان قلم کاروں کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ پھر اس مجموعے کی خوبی یہ ہے کہ اس میں نہ صرف متعدد مضامین دینی مباحث پر مشتمل ہیں بلکہ مجموعی طور پر اسلامی روح غالب ہے اور فحش جنسیات کے گند اور دیگر لغویات سے خالی ہے۔ متاعِ کارواں کو بہم کرنے والے تمام دانش ور اساتذہ وطلبہ اور خصوصاً چوہدری محمد حسین سنجرا (نگران) مستحق تبریک ہیں۔

MUSLIM LEAGUE | چیف ایڈیٹر ڈاکٹر ہاشم مہدی۔ باہتمام رابطۂ عالم اسلامی مکۃ المکرمہ۔ تمام ممالک (مع سعودی عرب) کے لیے ۶۰ ریال سالانہ۔

یہ مصور اور دلکش انگریزی ماہنامہ اعلیٰ درجہ کے کاغذ اور خوشنما ٹائیٹل کے ساتھ اسلامی موضوعات پر، سعودی عرب کے اداروں کے خاص امور کے متعلق، عالم اسلام کے مسائل کے بارے میں ضروری معلومات نیز پورے عالمی افق کے احوال کے تجزیات پیش کرتا ہے۔

الحسنات | مدیر مسئول: صابر قرنی صاحب۔ دفتر: ۱۹ سی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ قیمت فی شمارہ ۵/۵۰، سالانہ ۵۵ روپے۔

صابر صاحب اسلامی ذہن کے ساتھ بڑوں، بچوں اور خواتین کے لیے مشہور لکھنے والے ہیں۔

انہوں نے اسی کام میں عمر گزاری اور الحسنات کے پودے کو مدتوں سے سینچ رہے ہیں۔ درسِ قرآن (مسلسل) ان کی خاص تحریر ہے۔ لفظ بہ لفظ ترجمہ اور بامحاورہ ترجمہ و تشریحات۔ وہ قرآنی علوم و معارف بھی لکھ رہے ہیں۔ حافظ ادریس صاحب، سید اسعد گیلانی اور عبدالحسیب حسن کے علاوہ اور اور لکھنے والے بھی شریک ہیں۔ تبصرے جناب طالب الہاشمی کے قلم سے ہیں۔ بچوں کے لیئے ایک حصہ خاص ہے۔

اہل حدیث | مدیر: جناب مولینا عزیز زبیدی۔ دفتر: مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان۔ ۱۰۶، راوی روڈ لاہور۔ قیمت فی شمارہ ۲ روپے: سالانہ ۷۵ روپے۔

اس دینی ماہنامے کا مزاج علمی ہے۔ پیش نظر شمارے میں ادارے کے علاوہ تحریک اہل حدیث دعوت و عزیمت اور عورت کی حکمرانی پر توجہ طلب مفید مضامین ہیں۔ بقیہ صفحات میں خود جمعیت کے احوال و مسائل درج ہیں۔ برادرم مولینا عزیز زبیدی صاحب اپنے متوازن مزاج کی بنا پر انشاءاللہ اس رسالے کو تحزب سے بچائیں گے۔

(بقیہ صفحہ ۳)

استفادہ کرتے۔

خود میرے ساتھ بڑا دلچسپ معاملہ تھا۔ کبھی دو چار ماہ بعد ایک پوسٹ کارڈ موصول ہوتا، جس میں سطر ڈیڑھ سطر میں لکھا ہوتا کہ تمہاری فلاں تحریر یا تقریر میں فلاں لفظ یوں نہیں، یوں ہے۔ بس مزید کوئی زجر و توبیخ نہیں۔ کوئی کبرِ علم کا مظاہرہ نہیں۔ بڑے بھرپور محبت و اخلاص کا مظاہرہ ان میں دیکھا۔ ایک خوبی یہ تھی کہ گفتگو میں ہلکا سا ظریفانہ مزاج شامل رہتا۔ نتیجہ یہ کہ علمی روای خطرناک خشونت ان میں کبھی پیدا نہ ہوئی۔ خدا شفاعتِ رسولؐ نصیب کرے اور مغفرت بلا حساب۔ آمین!